الحمد للہ والمنۃ

کہ

دوستانہ نصیحت

یعنی

مولوی علاء الدین احمد صاحب۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل

کا خط

مولوی عبد المجید صاحب بی، اے

کے نام

جس میں قابل دید مضمون ہے خصوصاً احمدی جماعت

کیلئے

حسب فرمائش جناب مولف

بہ اجازت منشی محمد آغا جان صاحب لکھنوی پرنٹر

باہتمام خاکسار رحمان علی اعجازی منیجر

وکٹوریہ پریس بدایون میں طبع ہوئی

سچا واقعہ

برادران اسلام !! میرے دوست احمدی نے باوجود علم دین سے بیخبری کے ایک سچے بزرگ
عالم پر مخلوق پرستی کا سخت الزام لگایا تھا جنکے علم و فضل اور کمال دین داری کے وہ بھی نہایت معتقد
تھے اسکی وجہ کوئی سمجھ میں نہیں آتی بجز اسکے کہ باوجود نیک ہونے کے احمدی مرزائی ہونیکا ایسا اثر
ہوا کہ خیال پرستی اور خود پرستی استقدر سما گئی کہ ایک بڑے فاضل سچے بھی خواہ سے بدگمان ہو
اونہیں ناجایز الزام لگایا - اور تیرہ دردنی کا یہ حال ہو کہ میں نے اونکے خیال کی غلطی نہایت روشن کر
دکھائی اور بت پرستوں کیطرح اونکی مرزا پرستی ثابت کی اور وہ اسکے جواب سے عاجز ہیں مگر اپنے خیال
سے نہ ہٹے - اب پھر خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ اگر میرے لاجواب تحریر کی وہ وقعت نہیں کرتے تو ایسے
بزرگ عالم و فاضل کے رسالونکو دیکھیں جنکا علم و فضل ہندوستان کے علاوہ عرب و عجم میں مشہور ہے اور انکے
معتقدین اور مریدین تمام ہندوستان کے علاوہ حرمین شریفین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور شام و ر
اور افریقہ میں بھی ہیں - میں اسوقت دو رسالونکا حوالہ دیتا ہوں وہ دو رسالے ایسے محققانہ اور بے نظیر طور
سے لکھے گئے ہیں کہ اونکے دیکھنے اور سمجھنے کے بعد کوئی حق پرست مرزا صاحب کو ایک منٹ بھی
سچا نہیں مان سکتا - (۱) **فیصلہ آسمانی** سہ حصہ اور (۲) دوسرے **شہادت آسمانی**
ان دونوں رسالونمیں مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی دلیلیں صراحۃً اور ضمناً استقدر بیان کی
کہ ہر ایک حق پرست اونہیں دیکھکر متحیر ہوتا ہے کہ ایسے سچے رہنما رسالوں کو دیکھ کر حضرات مرزا
کیوں بہک رہے ہیں اور ایسے صریح کذب کو کیونکر مان رہے ہیں - یہ دوسری شہادت آسمانی
پہلے سے بہت بڑی اور نہایت ہی عمدہ ہے ان رسالونمیں قرآن مجید کی متعدد آیتوں -
اور صحیح حدیثوں اور عقلی دلیلوں سے اور مرزا صاحب کے پختہ اقراروں سے اونہیں کا
اور در پردہ مخالف اسلام ثابت کیا ہے -

خیر خواہ اسلام

علاء الدین احمد بی - اے - بی - ایل - بھاگلپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا اور نعت سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاکسار علاء الدین احمد بھاگلپوری مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اتفاقاً میں نے اپنے قدیم دوست مولوی عبدالمجید صاحب بی اے۔ احمدی کو خط لکھا تھا اُس کا سبب صرف رابطہ قدیمانہ تھا۔ میں اُن کی پہلی حالت سے پورا واقف ہوں کہ ہمیشہ سے وہ نیک خیال اور راست باز تھے اور صالحین اور بزرگوں کی قدر کرنے والے مگر جب سے احمدی ہوئے اور قادیان ہو کر آئے اُس وقت سے میں اُن میں پہلی سی حالت نہیں دیکھتا چونکہ رابطہ اور دوستی کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے دوست کی خیر خواہی سے باز نہ رہے اس لیے میں نے انھیں خط لکھا اور مرزا صاحب کی واقعی حالت کی طرف انھیں متوجہ کرنا چاہا مگر افسوس ہے کہ وہ متوجہ نہوئے اور میری کسی بات کا جواب نہ دیا۔ فضول باتیں بنا کر چند اوراق سیاہ کر دیے۔

میرے اعتراضوں کے جواب میں یہ کہا کہ اعتراضات تو اسلام پر بھی ہوتے ہیں۔ پھر کیا اعتراضوں کی وجہ سے مذہب کو چھوڑ دیا جائے۔ مگر

سمجھدار حضرات سمجھ سکتے ہیں کہ اعتراضات ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ سچّوں نے جھوٹے
مدعیوں پر اعتراضات کرکے اونھیں لاجواب کیا ہے اور جھوٹوں نے سچّے
انبیا پر بھی اعتراضات کئے ہیں پھر کیا یہ دونوں قسم کے اعتراضات یکساں
ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جس طرح تثلیث پرستی اور بت پرستی پر اہل حق نے لاجواب
اعتراضات کئے ہیں یا جس قسم کے اعتراضات مرزا صاحب پر کئے گئے ہیں
اور کوئی اُن کا مرید جواب نہیں دے سکتا۔ کیا آپ کے خیال میں اسلام پر
بھی ایسا ہی کوئی اعتراض ہوتا ہے۔ اگر آپ کا ایسا خیال ہے تو آپ کا
اسلام ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے۔ اپنے عقیدے کو صاف کیجئے۔ اسلام پر
کوئی ایسا اعتراض نہیں ہو سکتا جیسے اعتراضات مرزا صاحب پر ہوتے ہیں
اور اسکا امتحان اس طرح ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب پر تو ہمنے اعتراضات
کئے ہیں اوسکا جواب تم یا کوئی تمہارا بھائی جو بڑے سے بڑا مولوی ہو وہ
جواب دے۔ اور تم اسلام پر اعتراض کرو اوس کا جواب ہم خود دینگے
یا کسی عالم سے دریافت کرکے لکھیں گے۔ اس سے مذہب اسلام کا اور
تمہارے مذہب کا فرق بخوبی ظاہر ہو جائیگا۔ میں پورے استحکام سے کہتا ہوں
کہ جو اعتراضات مرزا صاحب پر کئے گئے ہیں نہایت صاف طور سے قرآن و
حدیث اور خود اُن کے اقراروں سے کاذب ثابت کیا گیا ہے۔ اُن کا
جواب آپ یا آپ کا کوئی مولوی یہاں سے قادیان تک نہیں دے سکتا۔
اور اسلام پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں اُن کے جوابات دیے گئے ہیں
چوری کے جرم میں ہاتھ کا تا جانا نہایت معقول سزا ہے۔ جسکی وجہ سے

عامۂ خلائق کی کمائی محفوظ رہسکتی ہے اگر چند مجرم اس جرم کے اسی طرح
سزایاب ہو جائیں تو اُس بادشاہ کے ملک سے یہ جرم گویا جاتا رہے اور
تمام رعیت کا مال و متاع محفوظ ہو جائے۔ کسی کو چوری کا خیال بھی نہ رہے
عام نفع کے لیے ایک خاص کا ضرر عقل بے تامل جائز رکھتی ہے۔ جس طرح
بعض جرم میں بڑے بڑے دانشمندوں نے دائم الحبس کی سزا مقرر کی ہے
اور قتل کی سزا میں ساری دنیا کے دانشمند سولی کی سزا تجویز کرتے ہیں
حالانکہ جو شبہات آپ نے چور کی سزا پر کئے ہیں وہ اس سولی پر بھی
ہوتے ہیں۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ خوب غور کر لیجیے مگر کوئی دانشمند
ان کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ خوب سمجھ لو کہ اسلام پر اگر کوئی اعتراض کرے گا تو
میرے خیال میں وہ صرف اُسکی بدگمانی ہوگی۔ یا اُس کی عقل ناقص کے
ڈھکوسلے جیسے آپنے کئے ہیں۔ اور یہ کوئی اعتراضات نہیں ہیں اگر کہو گے
تو تفصیل کر دی جائے گی مگر پہلے میں نے اعتراضات کا سلسلہ چھیڑا ہے۔
اور عرصے سے تمہارے گروہ پر اس قسم کے اعتراضات ہو رہے ہیں۔
تم اُن کا جواب دو اوسکے ختم کے بعد میں حاضر ہوں۔

دوسری بات یہ کہی کہ مرزا صاحب کو آپ معیار ولایت پر جانچتے ہیں
اور ہم معیار نبوت پر۔ آپ کا یہ مقولہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ میں نہایت
مشتاق ہوں کہ اول دونوں معیاروں کو آپ بیان کریں۔ خصوصاً معیار
نبوت کو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ کیسی معیار ہے کہ جس مدعی کو قرآنؐ و حدیث،
کاذب قرار دیں اور خود اوس کے اقوال اُسے کاذب ٹھہرائیں مگر وہ

معیار اُسے صادق نہ ہووے یہ عجب بات ہے۔

میں نے یہ خیال کیا کہ میرے خط سے میرے دوست کو تو فائدہ نہ ہوا مگر اس خیال سے کہ شاید کسی دوسرے کو فائدہ پہونچے۔ اس لیئے میں نے قصد کیا کہ اُس خط کو مشتہر کروں جو خط میں نقل کروں گا مرسلہ خط سے اُس میں کہیں کہیں بغرض توضیح کچھ زیادہ کر دیا گیا ہے اور کہیں اون کے جواب الجواب کی طرف اشارہ کیا ہے اور خط کے بعد بھی کسیقدر اجمالی جواب دیا جائیگا۔ چونکہ میں اون کے خط سے یہ سمجھا کہ اونھیں اس قسم کی خط وکتابت پسند نہیں ہے اس لیئے میں نے اصلی جواب سے سکوت اختیار کیا ورنہ جی تو چاہتا تھا کہ اُن کے تمام خیالات کی نسبت کچھ لکھوں خصوصاً اون اعتراضوں کا مفصل جواب دوں جو اونھوں نے اسلام پر کیئے ہیں اور اپنے ناقص خیال میں اونھیں لاجواب سمجھتے ہیں وہ خط ذیل میں درج کیا جاتا ہے

تمہید

میرے کرمفرما۔ آپ کا رسالہ اظہار حق اتفاقاً مجھے ملا۔ میں نے دیکھنا شروع کیا ص۵ میں میں نے یہ جملہ دیکھا کہ ہمارے جناب مولوی عصمت اللہ صاحب میں مخلوق پرستی آگئی ہے۔ ورنہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت ہرگز نہ کرتے،، اسے دیکھ کر مجھے افسوس ہی نہیں بلکہ صدمہ ہوا اور دو وجہ سے ہوا اوّل تو تمہاری پہلی حالت یاد آئی کہ پہلے کیسے نیک خیال اور مولانا کے

معتقد تھے۔ اور اب کیا انقلاب ہوگیا نہ وہ حق پرستی رہی نہ وہ۔
راست بازی دوسرے یہ کہ حضرت مولانا محمد عصمت اللہ صاحب سے
با خدا اور بزرگ شخص کو تم مخلوق پرست کہتے ہو اور خدا سے نہیں ڈرتے
ہیں تے مانا کہ مولانا نے پہلے مرزا صاحب کی بہت سی کتابیں
نہایت توجہ اور عقیدت سے دیکھیں اور مرزا صاحب کی طرف انہیں
رجحان ہوا۔ یہ اُن کی حق جوئی تھی جس طرح بعض اور علما بھی اُنکے طرف
متوجہ ہوئے تھے مگر جب اون کے دعووں میں ترقی ہوتی گئی
اور غلط نشانات کا غل مچنے لگا اُس وقت یکے بعد دیگرے اون سے
علیحدہ ہونے لگا۔ مولانا عصمت اللہ صاحب مرحوم چونکہ مستقل مزاج اور
بہت زیادہ نیک تھے اونھیں دیر تک حسن ظن رہا۔ مگر نکاح والی
پیشین گوئی نے اونھیں پہلے کچھ بدگمان کیا اور مکرر اونھوں نے کہا کہ یہ
پیشین گوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی اور اس پر لاجواب اعتراضات
ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت مولانا سید محمد علی صاحب عم فیضہم
کی توجہ اس طرف ہوئی اور مولانا محمد عصمت اللہ صاحب مرحوم سے گفتگو مرزا صاحب
کے باب میں ہوتی رہی چونکہ کمال علم و فضل کے ساتھ سچے خدا پرست اور
طالب حق تھے مرزائیوں کی طرح مرزا پرست نہیں ہو گئے تھے او باطل پرستی
سے اُن کا دل تاریک نہیں ہو گیا تھا۔ اور پیشین گوئی کے پورا نہونے سے بدگمانی
کا تخم بھی دل میں جم گیا تھا۔ اور واقف تھے کہ نبی کی پیشین گوئی جھوٹی نہیں
ہو سکتی اور مرزا صاحب کے بڑے دعوے کی پیشین گوئی جھوٹی ہوئی

جس کے ضمن میں کئی پیشین[1] گوئیاں اُن کی جھوٹی ہوئیں اور بہت سی باتوں میں اُن کی بناوٹ[2] ثابت ہوئی جن سے بالیقین ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں یقیناً جھوٹے ہیں۔ ان وجوہ سے اُن کی کامل تشفی ہوگئی۔ اُن میں مخلوق پرستی کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی۔ علم دینی میں کمال رکھتے تھے۔ کامل درجہ کے راستباز تھے۔ حق گو تھے۔ ایک اسکول کے ہیڈ مولوی تھے۔ کسی کے محتاج نہ تھے۔ کسی وقت اون کے حالات سے اون کے عادات سے حرص وطمع کی بو بھی نہیں پائی گئی۔ حضرت مولانا سید محمد علی صاحب اون کے پیر بھائی تھے۔ کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ ایسا ذی علم اور اس صفت کا شخص ایک پیر بھائی کے کہنے سے ایسے شخص کو چھوڑ دے جنھیں مجدد وقت اور مسیح موعود مان چکا ہو بغیر اسکے کہ اپنے خیال کی غلطی اور اوس مدعی کا کذب نہایت روشن طریقے سے بالیقین معلوم نہ کرے۔ ایسا خیال کرنا نہایت حماقت ہے۔

[1] فیصلہ آسمانی حصہ ۲ میں اسکی پوری تفصیل ہے ملاحظہ کیجائے اس میں قران مجید کے متعدد آیات سے ثابت کیا ہے کہ نبی کی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہوتی صفحہ ۱ سے ۹۵ تک اسی کی تشریح کی ہے۔ اس کے بعد ۹۵ سے آخر کتاب تک مرزا صاحب کی جھوٹی پیشین گوئیاں بیان کی ہیں اور پھر اس جھوٹ کو سچ بنانے کے لیے مرزا صاحب نے جو کوشش کی تھی اسکی کیسی دھجیاں اوڑائی ہیں کہ سبحان اللہ یہ بیان نہایت لائق دید ہے

[2] اسکی تفصیل فیصلہ آسمانی کے حصہ اول میں دیکھنا چاہیے ۱۲

مشفقم سچی بات یہ ہے کہ وہ پورے عالم دین اور طالب حق تھے۔ تمہاری طرح نیم ملا خطرۂ ایمان کے مصداق اور مرزا صاحب کی محبت میں عقل و فہم کھو نہیں بیٹھے تھے۔ اس لیئے وہ ہلاکت سے بچ گئے۔ تم اپنی حالت پر نظر کرو کہ مرزا صاحب نے کیسی ہی علانیہ غلطی کی ہو اور کوئی خیر خواہ تمہیں اُس غلطی کو بلکہ اُن کے صریح کذب کو دکھائے مگر تمہیں وہ نظر نہیں آتا تم دکھانے والے ہی کو جھوٹا جانتے ہو اور مرزا صاحب کی موافقت میں کوئی محض جھوٹی بات کہدے تو تم اُسے فوراً سچا سمجھ لیتے ہو۔ مثلاً مرزا صاحب کے غلط دعوے کے اظہار میں فیصلہ آسمانی میں صالح بن ظریف کو دکھایا اور کتاب کا اور مقام کا پورا پتہ لکھدیا مگر تم حق طلب کی فریاد میں لکھتے ہو کہ ہمنے سارا ابن خلدون چھان مارا مگر صالح کا حال کہیں نہ ملا۔

اب جاہل مرزائی تو یہی سمجھیں گے کہ یہ حوالہ غلط ہے۔ غرضکہ ایک نہایت سچے بزرگ کو شائستہ عنوان سے جھوٹا ٹھہرایا۔ اب صحیفہ رحمانیہ نمبر ۹ میں ابن خلدون کی عبارت معہ اُسکے ترجمہ کے دیکھ لو تاکہ آپ کی اور آپکے مرزائی جماعت کی حالت معلوم ہو جائے۔

اب موافقت کی حالت دیکھیئے کہ مرزا صاحب کے الہام کُن فیکون پر جو اعتراض کیا گیا تو کسی مرزائی نے کہدیا۔ کہ حضرت شیخ عبد القادر رحمتہ اللہ کو بھی یہ الہام ہوا تھا اور فتوح الغیب کا حوالہ بھی دیدیا اوسے تم نے یقین کر لیا اور اپنے رسالہ "حق نما" میں لکھکر مشتہر کر دیا حالانکہ محض غلط ہے فتوح الغیب میں حضرت شیخ نے ہرگز نہیں لکھا کہ مجھے ایسا الہام ہوا۔ اے

مہربان جب تمہاری یہ حالت ہے کہ صریح جھوٹ کو سچ باور کر لیتے ہو اور سچّی بات جو کتاب میں موجود ہے وہ تمہیں نظر نہیں آتی پھر تم اپنے تئیں اس لائق خیال کرتے ہو کہ تم مرزا صاحب کو معیار نبوت پر جانچ سکتے ہو اور جانچتے ہو اور اِس معیار پر مرزا صاحب کو جانچ کر اُنھیں نبی مانتے ہو اور مولانا عصمت اللہ صاحب مرحوم کو یہ قابلیت نہ تھی دوست ذرا ہوش کر کے بات کرو۔ مرزائی جماعت کی خوشامد اور تعریف سے اپنے نفس کو خراب نہ کرو۔ مرزا صاحب کی محبت میں یا نفسانی ز و میں سرشار ہو کر عاقبت برباد نہ کرو۔ آخر میں یہہ کہوں گا کہ اس میں شبہہ نہیں کہ اگر تم میں مرزا پرستی غالب نہ ہوتی اور ناجایز مختلف محبت سے تمہارا دل تاریک نہ ہوتا تو مرزا صاحب پر ہرگز ایمان نہ لاتے اور نبیؐ کی تو بڑی شان ہے۔ تم اونھیں مقدس بزرگ بھی نہ مانتے جیسے تمہاری دوسری جماعت مان رہی ہے مونگیر میں جو رسالے اُن کی نسبت لکھے گئے ہیں اُن سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں صادق نہ تھے اور ایک دلیل سے نہیں متعدد دلیلوں سے اس کا ثبوت دیا گیا ہے۔

اصل خط

مشفقم۔ اب میں بنظر خیر خواہی آپ سے کہتا ہوں کہ مولانا مرحوم تو نہایت حق پرست طالب حق کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن پر عمل کرنیوالے تھے

مگر آپ کامل مخلوق پرست یعنی مرزا پرست ایسے ہی ہیں۔ جیسے
ہنود بت پرست ہیں۔ چنانچہ میرا خطاب بھی آپ کو یاد ہوگا جس
طرح بت پرستی کے غلط ہونے کے بدیہی دلائل موجود ہیں اور ایسے
روشن ہیں کہ کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہیں ہیں اور اون پر
پیش کیے جاتے ہیں اور بہت سے ہنود صاحب عقل ذی رائے بھی
ہیں مگر بت پرستی سے علیحدہ نہیں ہوتے ان کے دلوں میں بھی شبہات
آتے ہیں مگر جب پنڈت جی سے اُس نے کوئی مہمل سی بات کہدی لاکے مان لی

مجیب۔ یاد کرو اپنے اس ریمارک کو جو تم نے ایک۔ ایم۔ اے
بی۔ ایل پر کیا تھا جو کامر لیکر ننگے سر ننگے پیر بجناتھ جی جا رہے تھے
اور ہم اور تم پورینی سے بھاگلپور آ رہے تھے۔ یہی حال جماعت
احمدیہ کا ہے کہ مرزا صاحب نے صرف دعویٰ کیا اور اس کے
ثبوت میں کوئی شرعی یا عقلی دلیل نہیں لا سکے اور جس قدر باتیں
بنائیں جن کو دلیل میں پیش کیا وہ محض غلط ثابت ہوئیں مگر آپ اپنے
عقیدہ سے نہ ہٹے۔

اہل حق نے نہایت واضح طور سے اُنکے کذب کے دلائل دکھائے انھیں کے پختہ
اقراروں سے انھیں کاذب ثابت کیا مگر جسطرح بت پرست اپنی بت پرستی سے
باز نہیں آتے اور کچھ نہ کچھ بات بنا کر اپنی تسلی کر لیتے ہیں یہی حال جماعت
احمدیہ کا ہے۔ آپ خفا نہوں میں نہایت صحیح واقعہ آپسے کہہ رہا ہوں اور
اسکی صحت کا ثبوت دینا اسطرح بخوبی ہو سکتا ہے کہ آپ کوئی دلیل مرزا صاحب کے

مسیح موعود ہونے کی بیان کریں اور قران مجید سے یا حدیث سے اور
کم از کم کسی عقلی دلیل سے مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت کریں
میں اوس کی غلطی نہایت روشن طریقے سے دکھا دوں گا۔ غالباً یہ
تو دکھا دیا جائے گا کہ خود مرزا صاحب کے قول سے یہ دلیل لائق اعتبار
نہیں ہے یا حوالہ دے دیا جائے گا کہ اس دلیل کا غلط ہونا فلاں بزرگ
نے فلاں کتاب یا رسالہ میں لکھا ہے اور اوس کا جواب کسی احمدی نے
نہیں دیا اور اگر دیا ہے تو وہ جواب محض غلط ہے اور بالفرض اگر کوئی
نئی دلیل پیش کریں گے تو اوس کا نہایت معقول جواب دیا جائے گا۔ مگر
یہ بتائے کہ اس کا فیصلہ کس طرح ہوگا۔ آپ تو کسی طرح نہ مانیں گے،
جس طرح بت پرست نہیں مانتے یا یوں دیکھ لیجیے کہ غلبہ صفرا کے وقت،
صفراوی کو مزیدار کھانا بھی تلخ معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے حکم ہونا چاہیے۔
اب میں کہتا ہوں کہ اگر آپ اپنے دعوے کے ثبوت میں کوئی دلیل پیش
نہ کر سکیں تو ہم اون کے کذب کے دلائل کو پیش کریں اور آپ اون کا جواب
دیں۔ اب میں آپ کی مخلوق پرستی ثابت کرنے کے لیے وہی دلیل پیش
کروں گا جو ہمارے علما پیش کر چکے ہیں اور اوس کا جواب نہ مرزا صاحب سے
ہو سکا نہ اون کے کسی مرید سے مگر چونکہ آپ پورے مرزا پرست ہو گئے
ہیں اور باطل پرستی نے دل کو ایسا تاریک کر دیا ہے کہ حق و باطل آپ کو
نہیں سوجھتا اور حبك الشیء یعمی ویصم نہایت مشہور اور سچا مقولہ ہے۔ اس لیے
آپ کو وہ حقانی باتیں جن سے مرزا صاحب کی راست بازی خاک میں ملتی ہے

وہ آپ کے ذہن میں نہیں آتیں۔ یہ میں جانتا ہوں کہ اوروں کی طرح آپ کسی بدنیتی سے ایسا نہ کریں گے مگر علم دین سے بیخبری اور غلبہ محبّت کی وجہ سے مجبور رہیں اور اس پر مزید یہ ہے کہ بعض خود پرست مولوی آپ کو پڑھانے والے اور سابق خیال پر روکنے والے آپ کو مل گئے۔ پھر تو کریلا اور نیم چڑھا ہوگیا۔ جیسا بت پرست بت کی عبادت پر مجبور ہوتا ہے اور کوئی پنڈت اوس کی تائید کرتا رہتا ہے۔ آپ شاید یہ کہیں کہ ہم اپنے رسالے حق طلب کی فریاد میں مرزا صاحب کی حقانیت کی دلیلیں لکھ چکے ہیں مگر آپ سے خیرخواہانہ کہتا ہوں کہ آپ نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے وہ سب خام خیالی اور محض آپ کی غلطی ہے اوس سے مرزا صاحب کی صداقت کسی طرح ثابت نہیں ہوسکتی اوسکا اجمالی جواب ملاحظہ کیجئے۔

پہلا جواب۔ اس رسالہ کا نہایت شافی جواب آپ کے دوست مولوی عبد المعز صاحب لکھ چکے ہیں اوسکا ایک حصہ ایک سو چوبیس صفحہ کا نہایت عمدہ چھپ کر آگیا ہے اور آپ کے پاس بھیجا جاچکا ہے۔ وہ ایسا کافی جواب ہے کہ کسی صاحب عقل کو اوس کے ماننے میں تامل نہیں ہوسکتا۔ اوس میں دیکھا ہوگا۔ کہ مرزا صاحب کے کسقدر الہامات اور پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کیا ہے۔ پھر کیا نبی کی یہ شان ہوسکتی ہے کہ اس کے الہامات اور پیشین گوئیاں غلط ہوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی یہی ایک دلیل کافی ہے۔

وال آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کا یہ بہت بڑا معجزہ ہے کہ باوجود

پیشین گوئیوں کے غلط ہونے کے لوگ اونھیں مان رہے ہیں حیرت ناک بات ہے۔ مسیلمہ کذاب کے ماننے والے بہت تھوڑے سے دنوں میں ایک لاکھ کے قریب ہو گئے تھے اور اس وقت میں کہ حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ اوس بابرکت عہد میں اس قدر ماننے والے اور اوس جھوٹے مدعی پر جان نثار کرنے والے ہو گئے تھے اور انھوں نے اپنی جان دیدی مگر مسیلمہ کو نہ چھوڑا تو آپ کے نزدیک مسیلمہ کا یہ بہت بڑا معجزہ ہوگا۔ اسی طرح بتوں کی برائیں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور لکھا جاتا ہے مگر بت پرست ادن کی پرستش سے باز نہیں آتے تو آپ کنے نزدیک یہ بتوں کا بہت بڑا معجزہ ہونا چاہیئے۔ ذرا دیکھئے تو سہی کہ آپ کی حالت بت پرستوں کے کیسے مشابہ ہو گئی ہے۔ ذرا ہوش کرو جس بات کو قران شریف اور توریت جھوٹے مدعی کی علامت بتائے تم اوسے بڑا معجزہ مان رہے ہو یہی اسلام ہے۔

دوسرا جواب- ہم آپ کو اسی وقت نہایت مختصر بات میں مرزا صاحب کا کاذب ہونا دکھائے دیتے ہیں جس سے ثابت ہو جائے گا کہ جن کو آپ نے حقّانیت کے دلائل سمجھا ہے وہ آپ کی غلطی ہے۔ مرزا صاحب کا شغف محبّت اس غلطی پر پردہ ڈالے ہوئے ہے کیونکہ جب مدعی یا شاہد کا ایک جھوٹ بھی ثابت ہو جائے تو حاکم کے نزدیک اُسکی دوسری باتیں لائق اعتبار نہیں رہتیں۔ میں پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے نادرست اقوال کا انبار ہے اس وقت بطور مثال بیان

کرتا ہوں ملاحظہ ہو۔ شہادت القرآن میں جہاں منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی کا نہایت عظیم الشان ہونا بیان کیا ہے اس کی تمہید میں لکھتے ہیں

کہ پیشین گوئی کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض خدا کے اختیار میں ہے "

اب اس دعوے کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ حدیث سے اور نہ عقل اور نہ تجربہ سے بلکہ عقل اور تجربہ نہایت صفائی سے بتلاتے ہیں اور اہل دنیا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اہل دانش صاحب فراست۔ اپنی فراست اور دوربینی سے پیشین گوئی کرتے ہیں۔ رمّال۔ نجومی جوتشی اپنے اپنے علم کے ذریعہ سے پیشین گوئی کرتے ہیں اور بہت پیشین گوئیاں مشتہر ہوتی ہیں اور سچّی بھی نکلتی ہیں۔ اس لیئے یہ کہنا کہ پیشین گوئی انسان کے اختیار میں نہیں ہے کیسا صریح کذب ہے اور ایسا کذب ہے کہ کسی صاحب عقل پر پوشیدہ نہیں رہسکتا کیونکہ اس کا معائنہ اور مشاہدہ اکثر ہوتا رہتا ہے۔ جب ایسی بدیہی بات میں مرزا صاحب راستی کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ جسکی ناراستی عوام پر بھی روشن ہو سکتی ہے۔ تو اون کی ایسی بات پر کوئی حق طلب اعتماد نہیں کر سکتا۔ جسکی واقعی حالت ہم مشاہدہ نہ کر سکیں۔

اب اس کے بعد اگر بہت سی باتیں ایسے شخص کی صحیح بھی ہو جائیں تو ہر ایک ہوشمند اُسکی صحت اتفاقیہ سمجھے گا اُس سے مدعی کا صادق ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ ثبوت کذب کے لیئے ایک جھوٹ کا ثبوت کافی ہے۔

کیا ایسا صریح کذب آپ حضرات سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی بیان کر سکتے ہیں اور ہمارے مذہب پر ایسا اعتراض آپ دکھا سکتے ہیں (استغفر اللہ) آپ کیا سارے مخالفین اسلام بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ جس کو دعویٰ ہو وہ دکھائے اور خواہ مخواہ یہ کہدینا کہ ایسا اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوتا ہے عوام کو فریب دینا ہے۔

تیسرا جواب جس پیشین گوئی کا ذکر کیا گیا ہے اسکو اپنی صداقت کا بہت ہی عظیم الشان نشان رکھتے ہیں اس مبالغہ کو ملاحظہ کیجیے۔ کہ اوس نشان کو عظیم الشان نشان نہیں کہا۔ اس سے زیادہ عظمت بیان کرنے کے لیے بہت عظیم الشان کا لفظ تھا وہ بھی نہیں کہا بلکہ نہایت اعلیٰ مرتبہ کے لیئے جو لفظ اردو میں بولا جاتا ہے اوس لفظ سے اوس نشان کی عظمت بیان کی اور لکھا کہ بہت ہی عظیم الشان نشان ہی یہ وہ الفاظ ہیں جن سے عظمت کی انتہا ثابت ہوتی ہے اوس سے بڑھکر عظمت کا کوئی مرتبہ نہیں ہو سکتا ہے۔

اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ اس معمولی بات کی ایسی بے انتہا عظمت بیان کرنا صریح کذب بلکہ ابلہ فریبی نہیں تو کیا ہے۔ مرزا صاحب اس بڑی عظمت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس پیشین گوئی کے چھ جز ہیں۔ یعنی اس پیشین گوئی میں چھ پیشین گوئیاں ہیں مگر پیشین گوئی کوئی جسم چیز نہیں۔ جس کے چھ

ٹکڑے ہوسکتے ہیں اور اونھیں علیحدہ علیحدہ پیشین گوئی کہنا غلط ہے۔ ایسا خیال کسی ذی عقل کا نہیں ہوسکتا۔ البتہ ایک مرتبہ وقت میں ایسی پیشین گوئی کی گئی جس میں متعدد پیشین گوئیاں ہیں۔ ممکن تھا کہ اونھیں علیحدہ علیحدہ بیان کرکے پیشین گوئیاں کرتے۔ مگر دونوں کا نتیجہ ایک ہے۔

اب میں کہتا ہوں کہ بہت اچھا چھ نہیں بلکہ اٹھارہ سہی مگر ان پیشین گوئیوں کی وجہ سے وہ نشان ایسا عظیم الشان کیوں ہوگیا اوس کی عظمت کی کوئی وجہ تو بیان کیجیے۔ یہ تو راستے گلیوں میں پنڈے کہتے پھرتے ہیں کہ فلاں کی شادی اوس سے ہوگی اور فلاں اتنی مدت میں مریگا۔ اور فلاں کے لڑکا پیدا ہوگا۔ کیا آپ کو اسکا تجربہ نہیں ہے۔ آپ یا آپ کے احباب میں سے کسی نے ضرور اسکا معائنہ کیا ہوگا۔ بعض وقت نجومی رمّال ایسا کہتے پھرتے ہیں بالخصوص پنجاب سے ایسے لوگ آتے ہیں اب اگر ایسی پیشین گوئیاں پانچ چھ نہیں دس بیس سو پچاس بھی سچّی ہوجائیں تو اسے مدعی کی صداقت کا نشان کہنا محض غلط ہے چہ جائے کہ اوسے نہایت ہی عظیم الشان کہا جائے۔ اس میں شبہہ نہیں کہ ایسا دعوےٰ کرنے والے کو جھوٹا کہا جائے گا اور اگر میں غلط کہتا ہوں تو اس کی عظمت کی وجہ بیان کیجیے۔ مگر میں آپ سے قطعی طور سے کہتا ہوں کہ آپ اس قول میں مرزا صاحب کو کسی طرح صادق ثابت نہیں کرسکتے۔

کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ایسی پیشین گوئی کو صداقت کا نشان کہا جائے
پھر عظیم الشان نشان کہنا تو بڑی بات ہے یہی وجہ ہے کہ کسی نبی نے
اپنی صداقت کی دلیل میں اپنی پیشین گوئیوں کو پیش نہیں کیا۔ قرآن
شریف موجود ہے۔ دیکھئے کفار نے بار بار معجزہ طلب کیا ہے مگر سوائے
اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عجز اور خدا کا اختیار
بیان کیا ہو کہیں نہیں کہا کہ ہم نے اس قدر پیشین گوئیاں کی ہیں انہیں
دیکھو اور فلاں پوری ہو گئی اور فلاں کا انتظار کرو۔ پیشین گوئیوں کو صداقت
میں پیش کرنا مرزا صاحب ہی کا ایجاد ہے کسی نبی نے ایسا نہیں کیا۔
الغرض پیشین گوئی کو انسانی قدرت سے باہر بتانا اور پھر چند
پیشین گوئیوں کو نہایت عظیم الشان نشان کہنا صریح دو جھوٹے دعوے
ہیں پھر جو شخص ایک جگہ ایک وقت دو باتیں محض ناراست بیان کرے
اوسے کوئی عقلمند راست باز نہیں کہتا مگر آپ اوسے اعلیٰ درجہ کا
راست باز سمجھ رہے ہیں یہاں تک کہ نبوت کے درجہ تک پہونچا دیا
اس کی وجہ یہی ہے کہ غلبہ محبت و عقیدت نے عقل کو بیکار
کر دیا ہے اور بت پرستوں کے مانند مرزا پرستی کر رہے
ہیں آپ کے رسالے کی دلیلیں واقع میں دلائل نہیں
ہیں۔ آپ نے محض غلطی سے بلکہ ناجائز غلبہ محبت سے انہیں
صداقت کی دلیل سمجھ رکھا ہے۔ معاف فرمائے گا
آپ یہ خیال نہ کریں کہ ہم ذی علم ہیں۔

سمجھ دار ہیں حق کی طلب رکھتے ہیں۔ پھر ہم کیونکر ایسی صریح غلطی سے آگاہ نہیں ہو سکتے۔

مشفق میرے۔ خفا نہو جیئے تثلیث پرستوں کو ملاحظہ کیجئے کیسے کیسی ذی علم اور ذی فہم ہیں آپ سے بہت زیادہ علم وفہم رکھتے ہیں مگر تثلیث کے ماننے پر نجات کو منحصر بتاتے ہیں اور اس بدیہی البطلان دعوے کی غلطی اون کے خیال میں نہیں آتی غلطی کی ہزار دلیلوں کو وہ محض غلط سمجھتے ہیں۔ علمائے اسلام نے تثلیث کے ابطلان میں بہت کچھ لکھا ہے مگر وہ ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ اسی طرح مرزا صاحب کی کذب اور اون کے دعوے کی غلطی باوجود اظہر من الشمس ہونے کے اور حقانی علماء کے دکھانے کے آپ کے سمجھ میں نہیں آتی۔ آخر میں کہوں گا کہ آپ کے نزدیک اسلام پر ایسے پختہ اعتراض ہو سکتے ہیں۔ ؟ کیا آپ کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) ایسے صریح جھوٹے دعوے کئے ہیں جنکا جواب نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ کے علم میں ہو تو ضرور اطلاع دیجئے اور اگر آپ ایسا نہیں دکھا سکتے تو مرزا صاحب پر جو اعتراضات ہوتے ہیں اونھیں ویسے ہی اعتراضات خیال کرنا جیسے محض اپنی بدگمانی اور خام عقلی کی بنیاد پر بے دین اور منکر اسلام کرتے ہیں۔ کیسی ناسمجھی اور بے عقلی کی بات ہے بھائی میرے اس پر غور کرو۔ مرزا صاحب کے یہ دو جھوٹ

ایسے صریح ہیں کہ اُن کے جھوٹ ہونے ہیں کسی ذی علم اور عامی کو تامل نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ تبائیُ کہ آپ کے نزدیک یہ جھوٹ ہیں یا نہیں اگر جھوٹ ہیں تو آپ کی معیار نبوّت ہیں یہ بھی ہے کہ نبی جو خدا کی طرف سے ہدایت اور راستبازی پھیلانے کے لیئے آیا ہے وہ ایسے صریح جھوٹ بھی بولتا ہے باوجود اوس کے جھوٹا ہونے کے وہ خدا کا رسول ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب ہاں یا نہیں ہیں ضرور دیجیئے۔ اور اس کی وجہ بھی بیان کر دیجیئے۔

چوتھا جواب ۔ وہی پیشین گوئی جسے مرزا صاحب نے اپنی صداقت کا نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا وہ بالکل غلط ثابت ہوئی اور اوس میں جو متعدد وعدۂ خداوندی بیان کئے گئے تھے وہ سب غلط ہوگئے۔ اس لیئے بموجب ارشاد خداوندی اور نصوص قرآنیہ کے مرزا صاحب کاذب ٹھہرے۔ اون نصوص کا بیان متعدد رسالوں میں کیا گیا ہے اور اونھیں آپ نے دیکھا ہے فیصلہ آسمانی کے حصہ ۳ کو ذرا ٹھنڈے دل سے ملاحظہ کیجیئے اوس میں وہ نصوص معہ اون کی تشریح کے آپ کو مل سکتے ہیں اور میں آپ کو یقینی طور سے کہتا ہوں کہ اون نصوص کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا آپ کے حضرت اگر تمام عمر ایڑی سے چوٹی تک زور لگائیں مگر کوئی واقعی جواب نہیں دے سکتے اور جو کچھ اونھوں نے اپنے القا میں لکھا ہے وہ محض اون کی ناسمجھی اور صریح غلطی ہے۔

زیادہ کہنا آپ کی ناخوشی کا باعث ہوگا اس لیے نہیں کہتا اُسکا نمونہ (۱) انوار ایمانی (۲) محکمات ربانی (۳) اور صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۱۰ (۴) و نمبر ۱۱ و ۱۲ میں ملاحظہ کر لیجیے اوس سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب پر ایمان لانے سے اہل علم کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔

اس میں شبہہ نہیں ہو سکتا کہ ہر مسلمان کو اس پر ایمان رکھنا فرض ہے کہ خدا تعالےٰ ایسا متین اور غیور ہے کہ اوس کی ایک وعدہ میں تخلف نہیں ہو سکتا اوس کے تمام وعدے پوری ہوتے ہیں اور نہ اوس کے وعدے میں کوئی پوشیدہ شرط ہو سکتی ہے جس کی وجہ سے بندہ اوسے شیطانی وعدہ خیال کرلے اور اوس کریم قادر کے وعدہ میں اور شیطانی وعدہ میں وہ فرق نہ کر سکے اسے خوب سوچیے اس کی کامل تحقیق نہایت محققانہ طریقے سے حصہ ۳ فیصلہ آسمانی میں کی گئی ہے ص۷۳ سے ص۸۷ تک ملاحظہ کیجیے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ جو بات مرزا صاحب کے خلاف ہو گی اگرچہ وہ کیسی ہی سچّی اور قران اور حدیث سے ثابت ہو مگر آپ اوسے نہ مانیں گے۔ اور پھر آپ اوس پر اور روغن قاز ملیں گے۔ باینہمہ میں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا اور آپ کی خیر خواہی کرنے پر تیار رہتا ہوں۔ السعی منی والاتمام من اللہ۔ آپ خیال کیجیے کہ منکوحۂ آسمانی کے نکاح

میں آنے کا وعدہ الٰہی نہایت پختہ طور سے مرزا صاحب نے
برسوں بیان کیا مگر دونوں صاحب اس جہان سے تشریف
لے گئے اور اوس وعدہ کا ظہور[1] نہ ہوا۔ یہ وعدہ کس طرح کیا
گیا ہے اور کس کس طریقے سے وعدہ کے ظہور کا یقین دلایا ہے وہ
اقوال لائق ملاحظہ ہیں (حصہ ۳ فیصلہ آسمانی کا صفحہ ۱۰۹ سے ۱۱۲ تک دیکھیے)
اس پیشین گوئی کے پورا نہونے سے مرزا صاحب یقیناً کاذب ثابت

حاشیہ

[1] بااینہمہ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ جس طرح یہاں منکوحہ آسمانی پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پادری حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ ایک لفظ کے مشترک ہونے سے پورا اعتراض یکساں ہوگیا کیسی عقل سلب ہوگئی ہے۔ حضرت زینب کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ آپ کا نکاح آسمان پر ہوا تھا اسی مشابہت پیدا کرنے کے لیے مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہوگیا آسمان پر مگر خدا کا شکر ہے کہ اُسنے اس بناوٹ کو دنیا پر ظاہر کر دیا اور دنیا نے جان لیا کہ یہ دعوے انکا محض غلط تھا ورنہ ضرور تھا کہ اون کا نکاح دنیا میں ہوتا اور محمدی اُنکی بیوی ہوتیں۔

جسطرح حضرت زینب نکاح میں آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہوئیں۔ کسی مسلمان کا ایمان اسے کیونکر باور کر سکتا ہے۔ کہ وہ قادر مطلق جس کا نکاح آسمان پر کر دے اُسکا ظہور زمین پر نہو

ہوئے۔ کیونکہ اگر یہ وعدہ الٰہی ہوتا ضرور پورا ہوتا مگر نہیں ہوا۔ اسلیئے یقیناً معلوم ہوا کہ یہ وعدہ الٰہی نہ تھا۔ اب اس اعتراض کا بہت پرانا بوسیدہ جواب تو وہی ہے جو خود مرزا صاحب نے دیا ہے یعنی یہ وعدہ مشروط بشرط تھا اور شرط کے پورا ہو جانے سے مشروط فسخ ہو گیا یا التوا میں پڑ گیا۔ اس جواب کا بوسیدہ ہونا تو اس سے ظاہر ہے کہ ساری دنیا کے نزدیک یہ بات مسلم اور یقینی ہے کہ شرط پائی جائے تو مشروط کا پایا جانا ضرور ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر نکاح کے لیئے کوئی شرط تھی اور وہ شرط پوری کر دی گئی۔ تو نکاح ہونا ضرور تھا مگر یہ اولٹا بدیہی البطلان قاعدہ مرزا صاحب بیان کر رہے ہیں کہ شرط کے پائے جانے سے مشروط فسخ یا ملتوی ہو گیا یہ مرزا صاحب کی کوئی الہامی منطق ہو گی جو کسی ذی علم اور

پھر یہ محمدی کا فرضی اور خیالی نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے واقعی اور سچے نکاح کے کیونکر مشابہ ہو گیا۔ ذرا غور کرو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نسبت جو بدگمانیاں کی گئی ہیں اونکے دندان شکن جوابات ہمارے علمانے دیئے ہیں۔ رد نصاریٰ کی کتابیں دیکھیئے۔

محمدی بیگم کی نسبت جو بختہ اعتراضات کیئے گئے ہیں اونکے جوابات کوئی مرزائی نہیں دے سکا اور جس نے کچھ لکھا اوس کی غلطی ظاہر کر دی گئی۔ فیصلہ آسمانی اور تتمہ اور تنزیہ ربانی اور سیار صداقت۔ وغیرہ رسالے دیکھو

ذی ہوش کے خیال میں نہیں آسکتی بجز اون کے جنھوں نے
اپنی عقل کو مرزا صاحب پر قربان کردیا ہو اور مثل بت پرستوں کے
مرزا پرستی اون کے رگ وپے میں سماگئی ہو اگر کسی صاحب کو
مرزا صاحب کے اس جواب کی بوسیدگی معلوم کرنی ہو۔ تو
فیصلہ آسمانی حصہ ۲ کا صفحہ ۱۱ سے آخر تک ملاحظہ کرے نہایت مستحکم
نو دلیلیں اس جواب کے غلط ہونے کی لکھی گئی ہیں۔ مگر میں نے
کسی مقام پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ آپ کی تسلی اس طرح پر ہوئی کہ
اس وعدہ کا پورا ہونا اس وجہ سے ملتوی ہوا کہ وعید پوری
ہوتی اور یہ وعید اس لیئے پوری نہ ہوئی کہ اس کا شوہر اپنے
خسر کے مرجانے سے نہایت خائف ہوگیا تھا۔ اور خوف کی وجہ سے
وعید کا ٹلجانا سنت اللہ میں داخل ہے۔ یعنی اللہ کی عادت ہے کہ
خوف کی وجہ سے اپنے وعید کو پورا نہیں کرتا،،

(۱) اب جو دریافت کیا جائیگا کہ اوس کے شوہر کے اس قدر خائف
ہونیکا کیا ثبوت ہے تو بجز اس کے آپ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ مرزا
صاحب نے فرمایا ہے اور ہمارا اوس پر ایمان ہے۔ مگر واقعہ میں
مرزا صاحب کا یہ بھی ایک کذب ہے۔ احمد بیگ کا داماد کسی وقت

حاشیہ (۱)
جائیں
اب ہمارے دوست دکھائیں کہ کس مرزائی نے انکا جواب دیا ہے ۱۲

خائف نہ ہوا رسالہ اشاعۃ السنۃ میں اُسکے خائف نہ ہونے کا پورا
ثبوت دیا ہے ۔ اب اگر یہ پوچھا جائے گا کہ بغیر ایمان لائے صرف خوف سے
وعید الٰہی کا ٹلجانا کہاں سے ثابت ہے قرآن سے حدیث سے ؟ ۔
اس کے جواب میں آپ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے ۔ کہ
کہیں سے نہیں مرزا صاحب کا ارشاد ہے اور ہم اون پر ایمان لاچکے
ہیں ۔ ہمارے نزدیک بیشک صحیح ہے ۔ مگر واقعہ میں مرزا صاحب کا یہ
چوتھا جھوٹ ہے ۔ شخصی وعید کسی طرح نہیں ٹلتی اس کا کافی ثبوت
فیصلہ آسمانی میں موجود ہے ۔

حاصل یہ ہے کہ اس جواب کی بنیاد دو دعووں پر ہے اور وہ دونوں
غلط ہیں اور بالخصوص دوسرا دعوے یعنی صرف خوف کی وجہ سے
وعید کا ٹلجانا ہرگز ثابت نہیں ہے اور شخصی وعید کا پورا ہونا نصوص
قرآنیہ اور صحیح حدیث سے ثابت ہے اسلیئے یہ جواب غلط ہے ۔
بھائی صاحب اس کا نام مخلوق پرستی ہے کہ قرآن و حدیث کو
چھوڑ کر مرزا صاحب کو مانا جاتا ہے اور اون کی صریح جھوٹی باتوں پر
نظر نہیں کی جاتی ۔ مولانا عصمت اللہ مرحوم نے یہ نہیں کیا اس لیے
وہ آپ کے نزدیک مخلوق پرست ہو گئے ۔ اگر وہ قرآن و حدیث اور
عقل کو چھوڑ کر آنکھ بند کر کے مرزا صاحب کی باتوں کو مان لیتے اُس
وقت وہ آپ کے نزدیک مخلوق پرست نہ ہوتے ۔ بلکہ خدا پرست
ہوتے جو مرزا پرستی میں آپ کے نزدیک حاصل ہے ۔ افسوس اسطرح

تثلیث پرست اور بت پرست بھی خیال کرتے ہیں۔ اگر میں غلط کہتا ہوں تو آپ اُس کی وجہ بیان کریں۔ ہم اُس کے سننے کے بہت مشتاق ہیں۔

مشفقم۔ جب خدا کے رسول بھی ایسی جھوٹی باتیں کہیں تو پھر اُن کے دعوے رسالت پر کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے۔ مہربان ذرا تو سوچو۔

(۲) اب میں آپ کے خیال کی غلطی دوسرے طریقہ سے بیان کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ توجہ سے آپ ملاحظہ کریں گے۔ آپ اُس اشتہار کو دیکھیے جس میں سب سے پہلے اس رشتہ کا ذکر ہے اور مرزا صاحب نے احمد بیگ سے کہا ہے کہ اگر یہ رشتہ دوسری جگہہ ہوگا تو اُس کا شوہر اڑھائی برس کے اندر اور اُسکا باپ تین برس کے اندر مرجائیگا اور انجام کار وہ لڑکی میرے نکاح میں آئیگی۔

یہاں دو باتوں پر غور سے نظر کرنا ضرور ہے ایک یہ کہ یہہ وعدہ اُس علام الغیوب کا ہے جس پر گذشتہ اور آیندہ کی کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

دوسرے دونوں وعیدوں کی مدت کو دیکھا جائے یعنی اُسکے شوہر کے مرنے کی مدت کم بیان ہوئی ہے بہ نسبت اوس کی والد کے کیونکہ شوہر کے موت کو ڈھائی برس کی وسعت دی اور اوسکے والد کے موت کو تین برس کی۔ اس بیان کا اقتضا یہ ہے کہ پہلے

اوس کا شوہر مرے اوس کے بعد اوس کا باپ ورنہ اوس کے مدت میں زیادہ وسعت دینے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی اگر معاملہ برعکس ہو تو یہ بیان جاہلانہ ہو جائیگا۔ جس کا منجانب اللہ ہونا کسی مومن کے خیال میں نہیں آسکتا۔

اب اگر اس وحی کے مطابق ظہور میں آتا تو نہ وعید کی وجہ سے رُکتی اور نہ وعدہ کے ظہور میں کوئی مانع پیش آتا اور بموجب نصوص قطعیہ کے وعدہ اور وعید دونوں پورے ہوتے اور خدائے کریم کی صادق الوعد ہونے میں کسی طرح کا خلل نہ آتا اور کسی ملحد بیدین کو اعتراض کا موقع نہ ملتا۔ یعنی اُس کا شوہر ڈھائی برس کے اندر اپنے خسر کے انتقال سے پہلے مرجاتا اوس کے اُحمد بیگ اوس کا خسر مرتا اس صورت میں احمد بیگ کے داماد کو اور اوس کے رشتہ داروں کو خوف وہراس کی نوبت ہی نہ آتی اور وعید پوری ہو جاتی اور محمدی مرزا صاحب کے نکاح میں آجاتی اور وعدہ الٰہی پورا ہو جاتا۔ کہئے کیسی عمدہ صورت میں نے وعدہ اور وعید دونوں کے پورا ہونے کی بیان کی کیا یہ بھی آپ کے سمجھ میں نہیں آتی۔

(۳) اب اگر ہم اس جواب سے بھی قطع نظر کریں اور آپ کے خاطر سے یہ کہدیں کہ اوس کے والد کو پہلے ہی مرنا تھا اور اوس وجہ سے اوس کے شوہر کو غم والم اور خوف کا ہونا مقدر ہو چکا تھا اس لیئے

ایسا ہو تو آپ یہ فرمائے کہ خدا تعالےٰ کو اس شدنی امر کی
خبر نہ تھی۔ کہ مرزا صاحب سے حتمی وعدہ کر لیا اور کہدیا کہ انجام
کار تیرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اور سب مانع دور ہونگے
دار الفقط انجام کار پر غور کیجئے اور نکاح میں آنے کے لیئے لفظ
ضرور کو دیکھیئے جن سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جس قدر موانع ہیں وہ
دور ہونگے اور انجام کار وہ نکاح میں ضرور آئیگی۔ اب خیال
کیجئے کہ جو مانع پیش آیا اوس کا علم بھی اسے ہوگا۔ اگر وہ مانع دور
نہیں ہو سکتا تھا تو یہ کہنا کہ سب مانع دور ہوں گے صریح غلط ہوا
یا نہیں۔ بانیہمہ وعدہ کرنے میں خلاف وعدگی اور کذب کا الزام
اوسے ضرور آئے گا۔ نہایت ظاہر ہے کہ باوجود مانع معلوم ہونے
کے اوس نے مکرر حتمی وعدہ کیا اور نہایت زور سے اوس کے
نکاح میں آنے کا یقین دلایا۔ اسکا نتیجہ بالضرور یہ ہوگا کہ اوس نے
قصداً جان کر ایک جھوٹا وعدہ کیا۔ جس طرح پکّے دنیا دار کیا کرتے ہیں
اے مہربان تم مسلمان ہو کر خدائے پاک کی نسبت ایسی بدگمانی
جائز رکھتے ہو۔ افسوس ذرا ہوش کرو کیسی غلطی میں پڑے ہو۔ آپکو
یہاں ضرور کہنا ہوگا کہ مرزا صاحب کا یہ الہام قطعاً شیطانی تھا
یا مرزا صاحب نے خدا پر افترا کیا۔

مہربان میرے۔ کیا اس میں شک ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب
کی عظمت آپ کے دلمیں ایسی بیٹھی ہے کہ خدائے قدوس پر سخت

الزام آپ کے ذہن میں نہ آیا اور ایک نہایت غلط بات سے آپ کی تسکین ہو گئی اور اوس دعوے کے تحقیق کی طرف آپ کو توجہ نہوئی۔

مشفقم مخلوق پرستی اسے کہتے ہیں کہ اوس مخلوق کے سوا کچھ نہیں سوجھتا خدا پر الزام آئے اوسے بھی کچھ خیال نہ کریں گے اوس کی پرستش میں ایسے سرشار ہیں کہ کچھ خبر ہی نہیں ہے یہی خیال پیش نظر ہے کہ ہمارا محبوب الزام سے بچے اس کا ہوش نہیں کہ اس الزام سے بچانے میں خدا تعالےٰ پر الزام آتا ہے۔

(۴) اب میں چوتھے طریقے سے آپ کے خیال کی غلطی ظاہر کرتا ہوں اور یہ طریقہ نہایت ظاہر اور بہت آسان ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے الہام کن فیکون کے بموجب ارادہ کرتے کہ اُسکا شوہر طلاق دے دے اور کُن کہدیتے یعنی طلاق ظہور رہو۔ اس کہنے سے اوس کا ظہور ہو جاتا۔ دوسرے مرتبہ ارادہ کرتے کہ محمدی میرے نکاح میں آجائے اور کُن کہدیتے وہ نکاح میں آجاتی اب آپ فرمائیں کہ اس میں کون مانع تھا۔ اب تو کوئی وعید مانع نہیں ہو سکتی۔ اس طریقے سے اُس کے شوہر کا مرنا ضرور نہیں ہے

(۵) پانچواں طریقہ بھی ملاحظہ کیجئے۔ کہ محمدی اپنے شوہر سے لڑکر یا خوشامد سے کچھ دے کر طلاق لیتی۔ اگر اوس کے پاس دینے کے لیئے نہوتا تو مرزا صاحب سے طلب کرتی اور مرزا صاحب چندہ

کرکے دیتے جس طرح تمام باتوں کے لیے اون کی عادت تھی
اور ممکن تھا کہ مرزا صاحب اسی طریقہ سے طلاق کا ارادہ کرتے
اور اون کے کُن کہدینے سے طلاق کا ظہور اسی طرح سے ہوجاتا
یعنی طلاق کا ظہور دو طور سے ہوسکتا تھا۔ ایک یہ کہ محمدی بغیر طلب
کیے اس کا شوہر اُسے طلاق دیدیتا۔ دوسرا یہ کہ محمدی کے طلب
کرنے کے بعد طلاق دیتا۔

کہیئے جناب یہ دونوں طریقے آپ کے خیالی جواب کو کیسا غلط بتا
رہے ہیں مگر باینہمہ آپ کچھ خیال نہیں کرتے۔ حق طلب کی سچّی فریاد
ہیں آپ کا یہی اعتراض چھپا ہے مگر یہاں آکر آپ اُسے بھی بھول
جاتے ہیں۔ اسی الہام کن فیکون کی نسبت آپ لکھتے ہیں کہ
اگر اس الہام کی کچھ بھی اصلیت تھی یعنی اگر صرف بات ہی بات نہ تھی
توکیوں نہیں حضرت مرزا صاحب نے لفظ کُن سے اپنا سب کام کرلیا
احمد بیگ اور اوس کی ہمشیرہ کے پاس خوشامد اور دھمکی کے خط
لکھنے کی زحمت اوٹھانے کے بدلے کیوں نہیں ایک کُن سے سبکو
راضی کرکے شادی کرلی۔ بالفرض اگر غیر سے شادی ہوچکی تھی تو
ایک یا دو یا حد تین کُن سے سب موانع دور ہوسکتے تھے۔ اور پھر
محمدی بیگم کے ساتھ عقد کرلیتے (صہ) ان اعتراضات کو قوت حافظہ
میں محفوظ رکھ کر بیان ذیل کو غور سے ملاحظہ کیا جائے۔ یہاں کئی

باتیں معلوم کرنا ضروری ہیں۔
(۱) مرزا صاحب کا الہام ہے انما امرك اذا اردت شیئاً ان یقول
له کن فیکون یعنی مرزا صاحب اپنی یقینی وحی یہ بیان کرتے
ہیں کہ میری نسبت اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ تیری حالت یا تیرا
مرتبہ یہ ہے کہ تو جس چیز کا ارادہ کرے اور کہدے کُن یعنی ہو جاوہ
فوراً ہو جائے گی۔ مرزا صاحب اپنی وحی و الہام کا یقینی ہونا ایسا
ہی بتلاتے ہیں جیسا قرآن مجید اور اُس پر ویسا ہی ایمان لانا
فرض جانتے ہیں۔ جس طرح توراۃ و انجیل و قرآن پر۔
(حقیقۃ الوحی ص۲۱۱ ملاحظہ ہو) اس بنیاد پر اُس الہام کی اصلیت میں
کچھ تردد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کا یقین ہو جانا چاہیے کہ مرزا صاحب
کو یہ قدرت دی گئی۔

(۲) ایسے قطعی یقینی اور الہام کی نسبت آپ کا یہ کہنا کہ اگر اس
الہام کی کچھ بھی اصلیت تھی یعنی صرف بات ہی بات نہ تھی"
کیا معنی رکھتا ہے۔ جب آپ کے حضرت کا الہام ہے اور اوسے وہ
قرآن کے مثل کہتے ہیں پھر اوس کی نسبت یہ کہنا چہ معنی دارد
کہ اگر اس کی کچھ اصلیت تھی اور بات ہی بات نہ تھی۔ اس جملہ سے
صاف ظاہر ہے کہ اون کے بعض الہامات ایسے بھی ہو سکتے ہیں
کہ اون کی کچھ اصلیت نہ ہو اور صرف بات ہی بات ہو گر پھر بھی
وہ قرآن مجید کے مثل یقینی۔ ایسا خیال اور ایسا اعتقاد لائق دید ہے

جب ایسی خوش فہمی ہو تو مرزا صاحب کو نبی مان لینا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

ہاں اگر آپ یہ کہیں کہ یہ خیال اُس وقت تھا جب ہم اُس سلسلہ میں بیعت نہ ہوئے تھے۔ اُس کے بعد وہ خیال نہیں رہا تو اس کی وجہ بیان کرنی چاہیئے کہ وہ خیال کیوں پلٹ گیا۔ اس الہام کے غلط ہونے کی تو آپ نہایت صاف دلیل بیان کر رہے ہیں۔ اس کے بعد کیا بات آپ نے دیکھی جو ایسی صاف اور روشن بات کا جواب ہو سکے اور مرزا صاحب الزام سے بچ سکیں مگر میرے خیال میں اسکا کوئی جواب نہیں ہو سکتا اور مرزا صاحب اس الہام کے بیان میں ضرور کاذب ہیں۔ اگر الہام اون کا سچا ہوتا تو مرزا صاحب کی رسوائی ہرگز نہ ہوتی جو محمدی کے نکاح میں نہ آنے سے ہوئی۔

(۳) رسالہ اظہار حق۔ آپ نے سچی فریاد کا جواب لکھا ہے۔ اب یہ فرمائی کہ جو اعتراض آپ کا اوپر نقل کیا گیا ہے اُس کا جواب آپ نے کیا دیا ہے۔ آپ نے اپنے حضرت کی تعلیم سے بے تکے حوالے تو کئی نقل کئے جن کی حالت کسی وقت آپ کو معلوم ہوگی اگر یہ بتائیے کہ اُس اعتراض کا کیا جواب ہوا جو اوپر مذکور ہے۔ کسی صاحب عقل کے سمجھ میں یہ نہیں آسکتا کہ بی ای پاس کیا ہوا ذی علم یہ کہدے کہ مذکورہ اعتراض کے جواب کو

اُس بیان سے کوئی تعلق ہے جو اظہار کے صـ۱۲ میں لکھا گیا ہے۔
الغرض اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے
اُسے جواب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ با ینہمہ جماعت احمدؐیہ کہتی
ہے کہ اظہار حق سچی فریاد کا جواب ہے اون کی تسکین کے لیے
اس قدر کافی ہے واقع میں جواب ہے یا نہیں اس سے اُنھیں
بحث نہیں ہے۔
(۴) اسکے علاوہ میں ایک خاص بات کا ذکر کرنا مناسب
خیال کرتا ہوں اور نہایت حیرت اور تعجب کی نظر سے اُسے
نقل کرتا ہوں صـ۱۲ کے آخر سطر سے ان کی یہ عبارت ہے۔
فتوح الغیب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہ کو
بھی یہ درجہ عطا ہوا تھا دوسروں کو بھی عطا ہو سکتا ہے۔"
جناب من فتوح الغیب میں یہ ہرگز نہیں ہے جس کسی نے
آپ سے کہا محض غلط کہا کتاب موجود ہے۔ بتائیے کہاں ہے۔
جس مقام پر اس کا ذکر ہے وہ میرا دیکھا ہوا ہے۔
احمدی جماعت میں جھوٹ کی کثرت بہت ہے۔ مگر آپ سے
نہایت تعجب ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے حضرتؑ سے
دریافت کیا ہے اور اونھوں نے یہ کہدیا ہے اور آپ نے

حاشیہ: ملہ عیاں راچہ بیان آپ سمجھ گئے ہوں گے ۔ ۱۲

بے تامل باور کر لیا ہے۔ یا احمدی ہونے کا نتیجہ آپ میں بھی ظاہر ہو گیا۔ ذرا کچھ تو اپنی حالت پر غور کیجیے کہ کس درجہ مخلوق پرستی سما گئی ہے کہ ایک بزرگ نے بہ نظر خیر خواہی مرزا صاحب کے خلاف میں صالح بن طریف کا حوالہ دیا تھا اور اُس کا پورا پتہ ونشان بھی بتا دیا تھا مگر تم اُس کی نسبت لکھتے ہو کہ ہم نے سارا ابن خلدون چھان مارا مگر صالح بن طریف کا پتہ نہ ملا" افسوس مرزا صاحب کی محبّت نے ایسا عقل کو سلب کر دیا ہے کہ کتاب کا حوالہ دے کر اوس کی جلد بھی بتلائی ہے اور جلد میں وہ مقام بھی بتایا ہے جہاں صالح کا ذکر ہے۔ مگر اُس مقام کو نہیں دیکھتے اور لکھتے ہو کہ سارا ابن خلدون چھان مارا اور مرزا صاحب کی موافقت میں جو کسی احمدی نے محض غلط مضمون بنا دیا اُس پر آپ کو ایمان جلدی سے آگیا اور چھاپ کر مشتہر بھی کر دیا کہیے یہ اعتراض تو خاص آپ پر ہے اس کا جواب کیوں نہ دیا اگر جواب نہیں دے سکتے تھے تو غلطی کا اقرار کرتے اور اُس کی وجہ بیان نہ کرتے اسی قسم کی باتیں ہیں جو پہلے تم میں نہ تھیں مرزا صاحب کی محبت کے اثر نے تمہیں ایسا کر دیا۔ جب تم ایسے نیک شخص کا یہ خیال ہو گیا تو دوسرے جاہل یا دنیا پرستوں کا کیا ذکر کیا جائے۔

(۵) آپ کی اس فاحش غلطی کے علاوہ میں یہ کہتا ہوں کہ

بالفرض اگر حضرت پیران پیر نے ایسا لکھا بھی ہوتا تو اُس سے اُس اعتراض کا جواب کیوں کر ہو جاتا جو اوپر نقل کیا گیا ہے۔ اعتراض۔ کا حاصل تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی صداقت کے ثبوت۔ میں پیشین گوئی کی تھی۔ اور اُس پیشین گوئی کو اپنی صداقت کا بہت ہی عظیم الشان نشان ٹھیرایا تھا وہ پیشنگوئی یہ تھی کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی اور اُس کا شوہر مر جائیگا اور یہ ہوگا وہ ہوگا برسوں یہی کہتے رہے مگر کچھ نہ ہوا۔ اب اگر مذکورہ الہام سچ تھا تو کُن کہہ کر یہ کام کیوں نہ کر لیا اور سارے دنیا کے روبرو جھوٹے اور کاذب کیوں ہوئے اس دعوے کے غلط ہو جانے سے مرزا صاحب کے تمام دعوے لائق اعتبار نہ رہے۔ اگر حضرت پیران پیر کو ایسا الہام ہوا تھا تو یہ بتائے کہ اون کا کونسا کام اٹکا رہا جسکی وجہ سے اس الہام کو غلط کہا جاتا اور اونھوں نے کونسی مہدویت اور مسیحیت کا دعوے کر کے اوس کے ثبوت میں پیشین گوئی کی تھی اور وہ پوری نہیں ہوئی اور جب تک اس کا ثبوت نہ ہو اُس وقت تک جواب میں اس قول کو پیش کرنا کسی فہمیدہ ایماندار کا کام نہیں ہے۔

اے مہربان ذرا تو سوچو۔ خط کے تیسرے نمبر میں جو اعتراضات تم نے خود کئے ہیں۔ جنکا ذکر بطور خلاصہ میں نے اوپر کیا ہے) اون کے جواب تمنے اپنے رسالہ اظہار حق میں دیئے ہیں وہ جو

عوام پر یہ ظاہر کرتے ہو کہ ہم نے حق طلب کی سچّی فریاد کا جواب دیا ہے۔ خواہ مخواہ چند آیتیں لکھ کر جاہل احمدیوں پر اپنی قابلیت دکھائی جسکو جواب سے کچھ واسطہ نہیں۔ کیا دیانت کا یہی مقتضا ہے کہ امر حق پر پردہ ڈال کر عوام کو دھوکہ دیا جائے۔ اور جو بات اعتراض کا جواب نہیں ہے۔ اوسے جواب کے پیرایہ میں ذکر کر کے عوام کے خیال میں اوسے جواب ٹھہرایا جاتا ہے۔ افسوس اے دوست تم پہلے اس خیال کے ہرگز نہ تھے۔ یہ تمہارے احمدی ہونے کا اثر ہے۔

(۶) اسکے سوا تیسری بات اور ملاحظہ کیجیئے۔ بالفرض اگر اون کا الہام ایسا ہوتا اور وہ غلط بھی ثابت ہو جاتا تو کوئی الزام کی بات نہ تھی۔ کیونکہ اون کا یہ دعوے نہ تھا کہ میرا الہام ایسا ہی قطعی اور یقینی ہے جیسا قرآن مجید یا یہہ کہ میرے دعوے اور میرے الہامات کے ماننے پر نجات موقوف ہے جیسا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے جب یہ نہیں ہے تو اگر اون کا کوئی الہام غلط ہو جائے تو اون پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔ یہ بات نہایت مشہور رہے کہ اولیاء اللہ کے الہامات ظنی ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب چونکہ اپنے الہام کو مثل قرآن مجید کے قطعی اور یقینی سمجھتے ہیں اس لیئے اون پر یہہ اعتراض ضرور ہوگا۔ اب آپ مکرر غور کیجیے کہ آپ پر یہاں تین اعتراض ہوئے ہیں۔

اوّل یہ کہ آپ نے غلط حوالہ دیا یعنی جو مضمون فتوح الغیب میں آپ بتاتے ہیں وہ اس میں نہیں ہے۔

دوم یہ کہ جس قسم کی عاجزی مرزا صاحب کی ثابت ہوئی۔ حضرت پیران پیر رضی اللہ عنہ کی ثابت نہیں ہے۔ اس لیے اون پر اعتراض نہیں ہو سکتا مگر مرزا صاحب پر ہوگا۔

سوم۔ بالفرض اگر کسی وجہ سے اون کا الہام غلط ثابت ہو جائے اوس وقت بھی اون پر الزام نہیں ہے کیونکہ اون کا وہ دعوےٰ نہیں ہے جو مرزا صاحب کا ہے۔

افسوس نہ آپ ایسی موٹی باتوں کو سمجھتے ہیں نہ آپ کے مرشد آپ کو سمجھاتے ہیں۔ مگر جب مخلوق پرستی ہے تو سمجھ سے کیا واسطہ۔ کیا ان اعتراضوں کی نسبت آپ یہ کہیں گے کہ اسلام پر بھی ایسے اعتراض ہوتے ہیں ذرا ہوش کرکے جواب دیجیئے۔

فتوح الغیب میں جو کچھ حضرت پیران پیر علیہ الرحمتہ نے لکھا ہے اوس کا واضح مطلب صحیفہ رحمانیہ نمبر ۷ کے ص۲۳ کے حاشیہ میں ملاحظہ کیجیے اوس وقت آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

حاصل کلام منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی کے غلط ہونے کے بعد جس بنیاد پر آپ کو تسکین ہوئی وہ محض غلط ہے اوس کے غلط ہونے کے متعدد وجوہ بیان کر دیے گئے اون کے دیکھنے بعد کوئی صاحب عقل مذکورہ پیشین گوئی کے غلط ہونے میں تامل نہیں

کرسکتا۔ اور اُس کے غلط ہو جانے سے مرزا صاحب نصوص قرانیہ
کی رو سے کاذب ثابت ہوئے۔ مگر آپ نہیں مانتے وہ نصوص
آپ نے فیصلہ کے حصہ ۳ میں ملاحظہ کئے ہوں گے۔ اور فتوح الغیب
کا حوالہ آپنے محض غلط دیا ہے۔ مگر آپ مخلوق پرستی میں ایسے
سرشار ہیں کہ آپ کو امر حق نظر نہیں آتا۔ بہتر یہ ہے کہ آپ جماعت
مرزائیہ میں سے قابل شخص کو آمادہ کریں کہ ایک جلسہ
عام میں یا خاص میں مرزا صاحب کے دعوے کو ثابت کریں۔
اور ہماری طرف سے ایک یا دو عالم اوس پر گفتگو کریں۔ اور
کوئی ذی علم حکم مقرر کیا جائے وہ فیصلہ کرے یا ہمارے
عالم مرزا صاحب کے کاذب ہونے کو قران وحدیث سے
ثابت کریں اور پھر وہ مرزائی اوس پر اعتراض کریں۔ اور
آہستہ آہستہ گفتگو ہو کر فیصلہ کیا جائے۔ اسکے بعد بھی اگر
آپ کی تسکین نہ ہو تو مجبوری ہے۔ مگر آپ کی اور آپکے حضرت
کی مخلوق پرستی خوب روشن ہو جائے گی۔ ہاں یہ طریقہ ہیں نے
اس لیئے بیان کیا کہ آپ کے مرزا صاحب نے تمام عمر مناظرہ اور
مباہلہ کا غل مچایا ہے اور بڑے زور و شور سے مشہور علماء کو
مناظرہ کے لیئے بلایا ہے خاص اسی غرض سے قادیان سے دہلی
آئے تھے۔ اس لیئے اپنے مرشد کی سنت ادا کرنے میں آپکو
تامل نہوگا۔ اور مرزا صاحب کے علاوہ اون کے بعد اون کے

اصحاب بھی اس کا غل مچاتے رہے ہیں - اس لئے اون کے اصحاب کی بھی یہ سنت ہوئی - البتہ مونگیر میں جب سے ایک بزرگ کو اس طرف خیال ہوا اور لاجواب رسالے لکھے اوس کے بعد سے احمدی جماعت پر خاموشی کا عالم طاری ہے اور مرزا صاحب کی سنت کو بیکار اور لغو سمجھتے ہیں - اس کی وجہ یہی ہے کہ اپنے تئیں جواب سے عاجز سمجھتے ہیں - سچ ہے ہیبت حق اسی کا نام ہے -

یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے حضرت آپ سے شہادت آسمانی کا جواب لکھوا رہے ہیں - میں خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ آپ اس میں بہت ذلت اوٹھائیں گے اور مولوی صاحب اسی خوف سے خود نہیں لکھتے آپ سے لکھواتے ہیں - کیونکہ القا کا نمونہ انوار ایمانی دیکھ چکے ہیں اور اور بھی دیکھنے کا اونھیں خوف ہے اور یہہ خوف اون کا بجا ہے ابھی وہ متعدد نمونے دیکھیں گے اور اپنے ذہانت اور قابلیت کا حال آشکارا ہوتے معلوم کریں گے - اسکے علاوہ اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ اگر آپ جواب لکھیں گے تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا فتوح الغیب میں وہ مضمون ہے جسے آپ بیان کرتے ہیں - خوب یقین کیجیے کہ شہادت آسمانی ایسی کتاب ہے کہ مرزا صاحب کو دوبارہ زندگی ملے اور وہ قیامت تک اس کے جواب میں مصروف رہیں تو اوس کا جواب نہیں دے سکتے - مجھے اس تذکرہ کی

ضرورت یہ ہوئی کہ حضرت مولف شہادت آسمانی نے اُسپر نظرثانی کرکے اوس کے مضامین میں بہت اضافہ کیا ہے اور مضامین سابقہ کی خوب توضیح کی ہے۔ اگر آپ کے حضرت کو اوس کے جواب لکھنے کا خیال ہے تو دوسری شہادت اور آسمانی کا انتظار کریں۔ اگرچہ یہ یقینی بات ہے کہ وہ جواب نہیں دیسکتے اوس کا ثبوت اس طرح ہو سکتا ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب سے کہتے کہ شہادت آسمانی ہیں متعدد طریقوں سے مرزا صاحب کا کذب ظاہر کیا ہے۔ آپ ایک ہی طریقے کا غلط ہونا ثابت کردیں۔ مثلاً اُس حدیث کی صحت ثابت کردیں جسکی صحت میں مرزا صاحب نے بہت زور لگایا ہے۔ اور شہادت آسمانی میں یہ ثابت کیا ہے کہ وہ لائق اعتبار نہیں ہے یا حدیث کے جو معنی مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں اُنکا صحیح ہونا ثابت کریں اسی طرح اور باتیں بھی اُس میں ہیں مگر میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ وہ ہرگز سامنے نہ آئیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ میری پیشین گوئی کس خوبی سے صحیح ہوئی۔ آپنے اوس رسالہ میں متعجبانہ طور سے یہ بھی لکھا ہے کہ میرے اعتراضات کو کیوں شائع کیا اونکی وقعت تو اوس سے ظاہر ہے کہ میں مرزا صاحب کا معتقد ہوں۔

مشفقم نہایت تعجب ہے کہ ایسی موٹی بات آپ کے سمجھ میں

نہیں آتی احمدی ہونے کا ایک یہ بھی اثر ہے۔ شائع کرنے کے متعدد وجوہ ہیں۔ ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ کی طبع عالی اور قوت فہم کا امتحان اور مسلمانوں پر اس کا اظہار منظور ہے کہ سلسلہ مرزائیہ میں ایسے عالی فہم پختہ مزاج حضرات ہیں کہ ایسے ایسے مرزا کش عظیم الشان اعتراضات اون کے قلب میں خود موجود ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب سے علیحدہ ہونے کے لیئے یہ شبہات کافی ہیں اون کی عقل وفہم ایسی بیکار ہوگئی ہے کہ حق وباطل کی معیار کو نہیں پہچان سکتے اور بعینہ بت پرستوں کی طرح بت پر گرے پڑتے ہیں۔ دیکھا جائے کہ جو اعتراض میں نے اون کا نقل کیا ہے اوس کا کچھ جواب نہیں دیسکتے مگر سمجھتے ہیں کہ جواب دیدیا۔ یہ اعتراض قابل وقعت نہیں ہے۔ مسلمان اس پر نظر کریں گے اور سمجھیں گے کہ اس جدید گروہ میں ایسے عقل وفہم کے حضرات ہیں۔ جو ایسی موٹی بات بھی نہیں سمجھتے اور دعوے ہے سمجھنے کا جہل مرکب اسیکا نام ہے اللہ تعالےٰ اس سے بچائے۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ نے بعض انبیا کا ذکر کیا ہی اور یومنون بالغیب کی پناہ میں اب چھپنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ بھی آپ کی بڑی غلطی ہے اس کا پورا جواب تو حقانی علمار کا کام ہے مگر میں یہ کہتا ہوں کہ آپنے انبیا کا ذکر کیوں کیا ہی۔

کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی حالت اون انبیاء
کے مثل ہے جس طرح اون انبیا پر اعتراضات کیئے گئے اسی
طرح مرزا صاحب پر کیئے گئے اسی طرح مرزا صاحب پر کئے
گئے۔ اسکے جواب میں میں وہی کہوں گا کہ یہ سب اعتراضات
یکساں نہیں ہوتے۔ مرزا صاحب پر جو اعتراضات کئے گئے
اور جس قسم کے اعتراضات میں نے اوپر نقل کئے ہیں کسی نبی پر
ایسے اعتراضات نہیں ہوے اور نہ ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب
کا کاذب ہونا اور کئی طریقوں سے کاذب ہونا۔ معائنہ سے
مشاہدے سے۔ صریح عقل سے۔ قران سے حدیث سے۔ ساری
دنیا کے روبرو ثابت ہو گیا۔ یہاں یومنون بالغیب کو کچھ دخل
ہی نہیں ہے۔ جن باتوں کو ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں
جن باتوں کی خبر یقینی طور سے سن رہے ہیں اونھیں غیب
کہدینا ایسا ہی ہے جیسے کوئی دن کو یہ کہے کہ سورج میں
روشنی نہیں ہے اگر ہے تو ہم اُسے نہیں سمجھتے یا یہ کہے کہ یہہ
غیب کی باتیں ہیں ہم نہیں جانتے یا شب ماہ میں چاند کو اور
اوس کی روشنی سے انکار کرے اور اوسے غیب بتائے جو
چیز ہمارے حواس سے معلوم ہوتی ہے یا معلوم ہو سکتی ہے۔
وہ غیب کبھی نہیں ہو سکتی۔ مرزا صاحب کا کذب تو معائنہ
مشاہدہ اور تجربہ سب سے ظاہر ہو رہا ہے۔ بیان سابق کو دیکھئے

جن انبیا کا ذکر آپ نے کیا ہے - اون کی نبوّت تو ہمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے تسلیم کی ہے اب جو کوئی
اون پر اعتراض کریگا تو ہم اوسے اس لیئے لائق توجہ نہ سمجھیں گے
کہ حضرت سرور انبیا اون کی نبوّت کے شاہد ہیں اسکے علاوہ اُن
پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کرتا جس کی صحت کو ہمارا معائنہ اور
مشاہدہ ثابت کرتا ہو - پھر مرزا صاحب کو اون انبیا سے کیا
مناسبت ہے - مرزا صاحب کی نبوّت کا کون سچّا شاہد ہے -
مرزا صاحب تو اپنی لسّانی کو اپنا شاہد بنانا چاہتے ہیں - البتہ
آپکے نزدیک لوگوں کا اونھیں مان لینا اور پھر صریح اون کی
جھوٹی باتیں دیکھکر اون سے نہ ہٹنا اون کا بڑا معجزہ ہے تو پھر شاید
ہی کوئی جھوٹا نکلے - بلکہ جتنے جھوٹے مدعی ہوئے ہیں سب سچّے
ہوجائیں گے کیونکہ جنھوں نے جھوٹا دعوے کیا ہے اون کی
قابلیت اور کوشش کے بموجب اونھیں لوگوں نے مانا ہے - اور
پھر اون سے وہ پھرے نہیں مگر شاذونادر - مسیلمہ کذاب
ہی کو دیکھ لو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور
اون کے خلیفہ اکبر کے روبرو اوس پر بہت عرب ایمان لائے
اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اون پر جہاد کیا اور اُس
جھوٹے پر ایمان لانے والوں نے جانیں دے دیں مگر اوس
جھوٹے کو نہ چھوڑا - جس کے جھوٹے ہونے کی شہادت

سرور انبیا دے رہے تھے - پھر مرزا صاحب کے مریدوں کو تو یہ
نوبت نہیں آئی اگر اون کا قائم رہنا بڑا معجزہ ہے تو مسیلمہ
کذاب کا بہت ہی بڑا معجزہ آپ کو ماننا چاہیئے - اگر نہیں
مانتے تو اوس کی وجہ بیان کیجئے اور فرق بتائی - جس طرح
مسلیمہ کا کاذب ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان
فرمایا اسی طرح مرزا صاحب کا کاذب ہونا تیرہ سو برس پہلے
بیان کر گئے تھے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو میرے
بعد نبوت کا دعوے کرے وہ کاذب ہے - اس لیئے مسلمانونکو
ضرور ہے کہ اونھیں جھوٹا یقین کریں - اب جو کلام خدا تعالیٰ اور
رسولؐ کو نمانیں اور باتیں بنا کرٹالیں یہ اونھیں اختیار ہے -
آپ نے بعض بزرگوں کے نام لکھے ہیں جنھیں بعض علمانے کافر
کہا ہے پھر اوس سے کیا مرزا صاحب اون بزرگوں کے مثل
ہو جائیں گے ؟ اور جو اعتراضات یقینی طور پر اون پر ہوتے
ہیں اور کلام خدا اور کلام رسولؐ اونھیں کاذب ٹھہراتا ہے
وہ اعتراضات اوٹھ جائیں گے - ؟ ذرا سمجھ کر جواب دو - علما
نے جھوٹے مدعیوں کو بھی جھوٹا اور کافر کہا ہے - اور بعض نے
سچوں کو بھی ایسا ہی کہدیا ہے - مگر یہ بتلایئے کہ اس کی کیا
وجہ ہے کہ مرزا صاحب کو اون جھوٹوں میں داخل نہ کیا جائے
اور سچوں میں سمجھا جائے - خصوصاً جبکہ اون کے خود اقوال

اور اون پر ایمان لانے والوں کی حالت اور کلام خداؐ اور رسولؐ
او نھیں جھوٹا بتلا رہا ہو۔

اے دوست تم مرزا صاحب کی صداقت میں ایسی
باتیں بنا رہے ہو جو ہر ایک جھوٹے مدعی کا پیرو سچوں کے روبرو
بنا سکتا ہے اور اوس جھوٹے کی صداقت میں پیش کرسکتا ہے
اس پر غور کرو۔ Negative prayer
Evasive answer 2 positive
answer یہ تمام تحریر بہت صاف لکھی گئی ہے

اس میں مجھے اب آپ کو سمجھانے کی ضرورت نہیں
ہے۔ اور ہر شخص جو کچھ بھی لکھا پڑھا ہے بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ آپ
تو اللہ کے فضل وکرم سے پڑھے آدمی ہیں اور بات پر غور کرنے
کی عادت آپ میں تھی۔ اب نہ ہونے کی تو کوئی وجہ نہیں معلوم
ہوتی۔ ہاں مرزا صاحب کی محبت میں اون سب کو آپ نے خیر باد
کردیا ہو تو اس کا جواب ہم نہیں دے سکتے۔ زیادہ والسلام

تم نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
کو مولویوں نے کافر کہا ہے۔ اس سے تمہارا مقصد یہ ہے کہ اسی
طرح مرزا صاحب کو علما رکھتے ہیں۔

اس کا مختصر جواب تو میں دے چکا ہوں مگر آخر میں
تمہارے خیر خواہی کا کچھ زیادہ جوش ہوا۔ اسلیئے کچھ اور لکھتا

ہوں۔ اس کا ایک جواب تو میں یہ بتاتا ہوں کہ مرزا صاحب کو صرف ظاہری علماء نے جھوٹا نہیں کہا۔ بلکہ اہل باطن کامل علماء نے بھی اونھیں جھوٹا کہا ہے۔ جنکی شہرت بغیر اشتہار اور رسالہ بازی کے مرزا صاحب سے بہت زیادہ ہوئی۔ جن کے اس قدر علماء مرید ہیں کہ میں شمار نہیں بتا سکتا۔ اور دوسرا محققانہ جواب صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۷ کے آخر میں خوب دیا ہے اوسے دیکھو۔ مگر اب تو تمہیں تحقیق سے گویا عداوت ہے تم کیا دیکھوگے۔ اس لیئے اب میں یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے کذب کی دلیلیں مونگیر کی تحریروں نے نہایت روشن کرکے دکھائی ہیں اور ایسی لاجواب تحریریں ہیں کہ اون کا جواب نہیں ہوسکتا۔ ذرا کچھ تو خیال کرو کہ مرزا صاحب نے دعوے نبوت کیا اور فیصلہ آسمانی حصہ ۳ میں اور صحیفۂ رحمانیہ نمبر ۶ و ۷ میں قرآن وحدیث سے ثابت کردیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم نبوت کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس لیئے مرزا صاحب صریح قرآن وحدیث کی رو سے کاذب ہوئے۔ اون کی بہت سی پیشین گوئیاں غلط ہوئیں اور جس مدعی نبوت کی پیشین گوئی غلط ہو اوسے خود قرآن مجید اور کتب سابقہ جھوٹا کہتے ہیں۔ حصہ ۳۔ فیصلہ آسمانی کا دیکھو اور خدا سے ڈرو۔

ب کا اب تم کہو کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے کفر پر
علماایس نے فتویٰ دیا ہے - اوس کا نام بتاؤ تاکہ اوس کی حالت
.اور معلوم کی جائے اور جس طرح اس وقت کے علمار مرزا صاحب کے
ن لذب کی دلیلیں پیش کر رہے ہیں اور نہایت صفائی سے
نا - ادن کی اور اون کے مریدوں کی جھوٹی باتیں دکھا رہے
عوب ہیں - ہیں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں تم اون مولویوں
ت ای دلیلیں پیش کرو - جنھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
نرا علیہ الرحمہ کو کافر کہا ہے - تاکہ مقابلہ کرکے دیکھا جائے اور معلوم
بت لیا جاے کہ اون کی دلیلیں توجہ کے لائق ہیں یا نہیں اور
کہ رزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیلیں تو ہم دیکھ چکے اور
صاحبہ یں دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ دلیلیں نہایت صحیح ہیں
بفہ اون سے مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا یقیناً ثابت ہوتا ہے - مگر
جناب ہیں جانتا ہوں کہ تم نہ کافر کہنے والوں کو جانتے ہو اور نہ اون
رکی دلیلوں سے واقف ہو اور بلا تحقیق آنکھ بند کیے ہوئے مرزا
ا - صاحب کو بغیر کسی دلیل کے حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ کے
ں مثل ٹھہرانا چاہتے ہو اور مثال دیکر اپنے نفس کو اور جاہل مرزائیوں کو
ے خوش کرتے ہو - میں دلیلوں کا حوالہ دیکر کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا
نی کاذب ہونا اور علما کا اونھیں کاذب کہنا ایسا ہی صحیح ہے جیسا
مسیلمہ کذاب کا جھوٹا ہونا اور اون کے کاذب کہنے والے چونکہ

قرآن شریف و حدیث شریف سے اون کا جھوٹا ہونا ثابت کرتی ہیں اور کوئی مرزائی اوس کا جواب نہیں دے سکتا۔ اس لیئے بالضرور وہ ایسے ہی اس بات میں سچے ہیں۔ جیسے مسیلمہ کذاب کے جھوٹا کہنے والے۔ سچے تھے یا اور جھوٹے مدعیوں کے جھوٹا کہنے والے

اے بھائی! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مدعی سچے بھی گذرے اور جھوٹے بھی اور دونوں گروہونکے منکر اور جھوٹا کہنے والے بھی گذرے۔ اسلیئے عقل و انصاف کا مقتضا یہ ہے کہ دونوں گروہونکو یکساں نہ سمجھے بلکہ دونوں گروہوں کی حالت میں غور کر کے امتیاز کرے اور اپنی مذہبی معلومات کو وسعت دے۔ تاکہ واقعی حالت معلوم کر سکے۔ ورنہ ہر جھوٹے کا پیرو سچے کے منکرونکی نظیر دے کر جھوٹے کی صداقت ثابت کرے گا۔

اے عزیز میں نہایت خیر خواہی سے تمہیں سمجھا رہا ہوں اس میں غور کرو اور کسیکے بہکانے میں نہ آؤ۔

والسلام

تمہارا قدیم رفیق علاالدین احمد